



## سوال

(31) قضیہ باغ فدک اعصاب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باغ فدک سے محرومی پر حضرت فاطمہ الزہراء امام مرگ ناراض ہیں۔ غضبنت حتی توفیت (بخاری شریف) فاطمہ بضعتہ منی من اغضبها غضبني (بخاری) چنانچہ صغری کبری سے اللہ اور اس کے رسول کل ناراضی ثابت ہوئی۔ ایسے میں اصحاب ثلاثہ بہشتی اور مغفور کیونکہ قرار پائے۔ یا للجب۔ نیز حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے شیخین کے حق میں کا ذبا غاسا غادرا کہا ہے اور حضرت عمرؓ نے اس کا اعتراف بھی کر لیا تھا۔ (بخاری) لہذا آپ کے پاس کوئی صحیح جواب ہو تو تحریر کریں۔ (بشیر احمد غوری بنگلہ گرگیرہ ضلع ساہیوال)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اولاً: یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی ناراضی والی حدیث تو حضرت علیؓ کے بارے میں ہے۔ فاطمہ بضعتہ منی من اغضبها فقدا غضبني پھر آپ کے درج شدہ الفاظ صحیح نہیں ہے۔ فغضبنت حتی توفیت کو فم اغضبها فقدا غضبني کے ساتھ ملا کر غضب کر دیا۔ آخری الفاظ تو حضرت علی کے متعلق ہیں۔

پھر اس سے صغری کبری نکالتے ہوئے حضرت ابو بکر کو (معاذ اللہ) اس کا مصداق قرار دیا جو کہ سراسر ظلم ہے۔

ثانیاً، بخاری شریف میں فغضبنت حتی توفیت کے ساتھ دوسری الفاظ بھی ہیں جو یہ ہیں:

عن عائشہ فقالت لہما ابو بکر: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: «لا نورث، ماترکنا صدقۃ، إنما یکل آل محمد من ہذا المال» قال ابو بکر: واللہ لا ادع امرارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضعتہ فیہ الا صنعتہ، قال: فہجرینہ فاطمہ، فلم تکلمہ حتی ماتت

”اس روایت میں حضرت ابو بکرؓ کی معذرت اور اس کی دلیل جس کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دوبارہ مطالبہ نہ کرنا صاف طور پر ذکر ہے اور فحجرت کا معنی یہ ہے کہ پھر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جناب ابو بکر سے فدک کے مطالبہ کے لیے ملاقات نہیں کی اور پھر چھ ماہ کے بعد اپنے اباہی ﷺ کو جا ملیں۔ اور بخاری کی دوسری حدیث میں وجہت کا لفظ بھی آیا ہے جس کا معنی ندمت اور حزن ہے، اس لیے اب معنی یوں ہو گا کہ جناب صدیق سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب معقول جواب سنا تو اسے دعوے پر نام ہوئی۔ اور غضب کا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے، انہیں اپنے آپ پر غصہ آیا۔

ثالثاً: اغضاب اور غضب میں نمایاں فرق ہے۔ اغضاب کا معنی بلا وجہ ناراض کرنا ہوتا ہے لیکن حضرت ابو بکر تو حدیث لا نورث ماترکنا فہو صدقہ کی وجہ سے اپنی مجبوری کا اظہار فرما



رہے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق کا یہ راست فیصلہ و ماہم اکمل الرسول فحذوه کے عین مطابق تھا۔

بحرم عشق تو میکشند و نحو غایبست!

تو نیز سر بام آگہ خوش تماشا بکست

رابعاً: حضرت فاطمہؓ کی یہ ناراضی اور رنجیدگی محض غلط فہمی کی بنا پر تھی اور اہل اللہ کی ایسی رنجیدگی جس کی بنیاد غلط فہمی پر ہو اس سے کوئی نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہوتا ورنہ حضرت ہارون نبی پر حضرت موسیٰؑ بھی ناراض ہو گئے تھے تو کیا حضرت ہارون مغضوب علیہ قرار پائیں گے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

خامساً: حضرت فاطمہؓ اور حضرت صدیق کی صلح ہو گئی تھی، جیسا کہ امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

((روی الیہستی من طریق الشیبی ان ابابکر عاد فاطمہ قتال لما علی بذا ابو بکر یستأذن علیک قالت اتحب ان اذن لہ قال نعم فاذنت فدخل علیہا فقرضہا فرضیت))

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کی راضی کر لیا اور وہ راضی ہو گئیں!

علاوہ ازیں حضرت ابو بکر صدیق نے بقول شیعہ مصنف کے باغ فدک حضرت فاطمہؓ کو دے دیا تھا۔ ملاحظہ ہو اصول کافی ص 355 اور شیخ ابن مطہر علی نے بھی منہاج الکرامۃ میں اعتراف کیا ہے۔

ما وعظت فاطمہ ابابکر فی فدک کتب ما کتاب وردہا علیہا

درمجان اسلمین میں ہے:

فتانت واللہ لافلحان قتال واللہ لافلحان فتالت اللهم اشهد فرضیت بذالک وانخذت العمد علیہ

ہوا ہے مدعی کا میرے حق میں فیصلہ سچا

زیچانے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو فدک کی تحریر لکھ دی ملاحظہ ہو جلاء العمیون ص 151۔ اردو۔ اور اصولی کافی ص 355 وغیرہ

بادہ خواری کا کیا فبر مغاں پر جلسہ

اس بار ہم نے بڑے زور سے توڑی توبہ

حضرت علیؓ پر ناراضگی:

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے اس کے برعکس من أعضبنا فقد أعضبنا کے الفاظ تو حضرت علیؓ کے حق میں وارد ہیں، جیسا کہ خود شیعہ لٹریچر میں موجود ہیں، چنانچہ جلاء العمیون اردو ص 127 و ص 62 و ص 63 ملاحظہ کریں، حضرت امام صادقؑ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جناب فاطمہؓ ناراض ہو کر مسکے چلی آئیں۔ نبی کریم ﷺ نے جناب امیر کو کہا کہ جاؤ ابو بکرؓ اور عمرؓ کو بلا لاؤ۔ پس جناب امیر گئے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بلا لائے جب نزدیک رسول خدا ﷺ ہوئے تب آپؐ نے فرمایا یا علیؓ تم



نہیں جانتے کہ فاطمہ سے ہوں، جس نے اسے آزاد کر دیا اس نے مجھے آزاد دیا الخ اور بالکل یہی واقعہ ہماری کتب حدیث میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ تحفۃ الاحوذی میں ہے :

عن عبد اللہ بن الزبیر ان علیاً ذکر بنت ابی جہل فبلغ ذاک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما فاطمہ بضعة منی یوذینی ما اذابا وینصینی ما انصبتا

از حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جب اس کی نبی ﷺ کو اطلاع پہنچی تو فرمایا کہ فاطمہ میرا گوشہ جگر ہے جو چیز فاطمہ کا تکلیف دہتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دہتی ہے جو چیز اس کے لیے بوجھ کا سبب ہے وہ میرے لیے بھی ہے۔ مسلم شریف ص 290 ج 2

چونکہ آپ صغریٰ کبریٰ نکالنے کے کچھ زیادہ ہی خوگر ہیں، امید ہے کہ شیخہ اصول کے مطابق آپ صغریٰ کبریٰ جوڑ کر حضرت علیؑ کے حق میں بھی وہی نتیجہ اخذ فرمائیں گے جو نتیجہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے حق میں نکالنے کے نام کو شش کی ہے۔ فرمائیے۔ کیا آپ کے اصول کے مطابق حضرت علیؑ مغفور ہوں گے۔ یا للعجب

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

بات وہ کہی جو بنائے نہ بنے

بوجھ وہ سر لیا جو اٹھائے نہ لٹھے

سبح اللہ! ہمارے نزدیک حضرت علیؑ اپنے پیش روں کی طرف جنتی ہیں، چوتھے درجے پر اور چوتھے خلیفہ برحق تھے۔

خلفاء ثلاثہ اور تمام صحابہ مغفور اور جنتی ہیں :

خلفائے ثلاثہ اور دیگر صحابہ کرام کے جنتی ہونے پر درج ذیل قرآنی آیت شاہد عدل ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَآخَرُوا وَآمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ تُمَوَّلُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَآخَرُوا وَآمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ تُمَوَّلُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَآخَرُوا وَآمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ تُمَوَّلُ... سورة التوبة

”جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں، اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لئے وہاں دوامی نعمت ہے“

بنا کر دند خوش رہے۔ نخون خاک غلطیدن

خدا رحمت کند اس عاشقان پاک طینت را

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 212



## محدث فتویٰ